۱۔ نکاح

۱-۱۔ نکاح کی تعریف

نکاح کے لغوی معنی "ملانا" اور حقیقی معنی "جماع" کے ہیں۔ نکاح کو قرآن پاک میں "حصن" یعنی قلعہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جس سے مراد زوجین کی عفت وعصمت کا تحفظ ہے۔

"ہدایہ" میں نکاح کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ نکاح ایک معاہدہ ہے جس کا مقصد جائز اولاد پیدا کرنا ہے۔

"کنز الدقائق" میں نکاح کو ایک ایسا معاہدہ کہا گیا ہے جو عورت سے حصول تمتع کی خاطر مالک ہونے کے لیے کیا جاتا ہے۔

یہی تعریف "فتاوی عالمگیری" میں بھی بیان کی گئی ہے۔ اسی طرح "شرح وقایہ" میں بھی نکاح کو ایک ایسے معاہدے سے تعبیر کیا گیا ہے جو اس تمتع کے حلال ہونے کے واسطے جو مرد کو عورت سے حاصل ہوتا ہے، وجود میں آتا ہے۔

کتب فقہ میں نکاح کی جو تعریفیں کی گئی ہیں ان سب کا مجموعی مفہوم یہی ہے کہ نکاح ایک ایسا عقد ہے جس سے زن وشو کا باہمی فطری تعلق حلال ہو جاتا ہے، نوع انسانی کی حفاظت وترقی کا مقصد حاصل ہوتا ہے اور ایک دوسرے کی قربت دونوں کے لئے کشاکش حیات کی دشواریوں کو برداشت کرنے اور عملی زندگی کی زحمتوں کے بعد لطف وآسائش کے لمحات عطا کرنے کا باعث بنتا ہے۔ اس مفہوم کی وضاحت قرآن کریم میں ان الفاظ میں کی گئی ہے:

وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً " (الروم : ۲۱)

ترجمہ: اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ ان کی طرف مائل ہو کر آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی۔

قرآن کریم کی اس آیت اور فقہاء کی آراء کی روشنی میں ہم نکاح کی یہ تعریف کر سکتے ہیں۔

"نکاح ایسا عقد ہے جس سے زن وشو کے درمیان معاشرت اور باہمی تعاون جائز ہو جاتا ہے اور دونوں کو کچھ حقوق حاصل ہو جاتے ہیں اور کچھ فرائض عائد ہو جاتے ہیں۔"

Scanned with CamScanner

۲-۱- نکاح کے ارکان

نکاح کے دو رکن (اجزائے لازمی) ہیں۔ جن کے بغیر نکاح کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ ان میں سے ایک تو ایجاب ہے یعنی وہ الفاظ جو ولی یا ولی کے قائم مقام کی طرف سے کہے جائیں۔ دوسرے قبول یعنی وہ الفاظ جو خاوند یا اس کے قائم مقام کی طرف سے کہے جائیں غرض عقد نکاح سے مراد ایجاب و قبول اور ان دونوں کا باہم مربوط ہونا ہے۔

۳-۱- شرائط نکاح

فقہ حنفی کے مطابق نکاح کی بعض شرائط کا تعلق صیغہ (الفاظ نکاح) سے ہے۔ بعض کا عاقدین (فریقین عقد) سے اور بعض کا تعلق گواہی (شہادت) سے ہے۔

۴-۱- الفاظ نکاح کی شرائط

صیغہ (الفاظ نکاح) ایجاب و قبول کو کہتے ہیں۔ اس کی چند شرطیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس کے لئے مخصوص الفاظ ادا کئے جائیں اس کی تفصیل یہ ہے کہ وہ الفاظ جس سے عقد ہوتا ہے یا تو صریح ہوں گے یا کنایہ (یعنی غیر صریح)۔ صریح الفاظ "تزویج" یا "النکاح" ہیں (یعنی زوجیت میں دینا یا نکاح کرنا)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نکاح میں جو الفاظ استعمال کئے جائیں ان میں "نکاح" یا "زواج" کے الفاظ ضرور آئیں۔ مثلاً کہا جائے "زَوَّجْتُ" یا "تَزَوَّجْتُ" (یعنی میں نے زوجیت میں لیا) یا مثلاً یوں (کہا کہ) زوجینی نفسک (یعنی تم اپنے تئیں میری زوجیت میں دے دو)۔ اس پر وہ کہے زَوجتُ یا قَبِلتُ یا سمعاً وطاعۃ (یعنی میں نے زوجیت میں دیا۔ یا قبول کر لیا یا سنا اور تسلیم کیا)

عقد صیغہ مضارع کے استعمال سے بھی ہو جاتا ہے بشرطیکہ وعدہ لینا مقصود نہ ہو۔ پس اگر کسی نے کہا آپ اپنی بیٹی کو میری زوجیت میں دیدیں اور (مخاطب نے) جواب میں کہا کہ میں نے زوجیت میں دے دیا۔ تو نکاح درست ہو گیا۔ لیکن اگر اس طرح کہنے کا مقصد وعدہ لینا تھا تو نکاح صحیح نہ ہو گا۔ اور اگر کسی نے (عورت سے) بصیغہ مضارع کہا کہ میں تم سے شادی کرتا ہوں اور اس نے (جواباً) کہا کہ تم نے کر لی تو بلا کلام درست ہے کیونکہ اس میں اس شخص سے وعدہ کا مطالبہ نہیں ہے اور اس طرح کہنے میں کہ "میری شادی کر دیجئے" اختلاف ہے کہ آیا یہ (الفاظ) شادی کے لئے وکیل بنایا ہے یعنی میں آپ کو وکیل بناتا ہوں کہ آپ اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کر دیجئے یا یہ ایجاب (درخواست) ہے کہ وہ کہے کہ میں نے تمہارے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی۔ اس بارے میں قابل ترجیح بات یہ ہے کہ اسے ضمناً وکیل بنانا تصور کیا جائیگا، کیونکہ "فعل امر" استعمال کرنے کا مقصد شادی کی درخواست ہے جس سے ضمناً توکیل (وکیل بنانا) ہو جاتا ہے۔ اور جب

ضمناً توکیل ہو اور صراحتاً نہ ہو تو وکیل بنانے کا مسئلہ اس پر عائد نہ ہوگا، یعنی اس جگہ (معاملہ توکیلی) طے ہونا شرط نہیں ہے یعنی اگر کسی شخص کو آج (ضمنی) وکیل بنایا اور اس توکیل کو (وکیل نے) کچھ دنوں بعد قبول کیا تو درست ہے بخلاف عقد کے، کہ اس میں قبولیت کے لیے یہ شرط ہے کہ جس جگہ ایجاب (درخواست عقد) ہو اس جگہ قبولیت بھی ہو جانی چاہیئے۔ جیسا کہ آئندہ بتایا جائے گا۔ غرض لفظ زوجنی (یعنی میرے ساتھ شادی کر دیجئے) کے دو پہلو ہیں۔ ایک پہلو نکاح کی درخواست کا ہے اگر یہ مقصد ہو تو اس میں نکاح کی شرائط کو ملحوظ رکھنا ہوگا۔ دوسرا پہلو توکیل ہے اور یہ توکیل ضمنی ہے۔ لہذا اس میں وکیل بنانے کی شرائط کا لحاظ ضروری نہیں ہے۔ اور یہ بھی شرط نہیں ہے کہ اس کے لئے صریح الفاظ استعمال کئے جائیں جن کا مطلب دونوں میاں بیوی اور گواہ سمجھتے ہوں۔ اس میں یہ جاننا شرط ہے کہ ان الفاظ سے نکاح ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی عجمی (غیر عربی) عورت یہ کہے کہ زَوَّجْتُكَ نَفْسِي (یعنی میں نے خود کو آپ کی زوجیت میں دیدیا) اور اتنا جانتی ہے ان الفاظ کا مطلب خاوند کے ساتھ وابستگی (یا بیوی بننا) ہے لیکن (عربی الفاظ) زَوَّجْتُكَ نَفْسِي کے معنی نہیں جانتی تب بھی نکاح ہو جائیگا۔ اس بارے میں خاوند اور گواہ کی مثال بھی اس بیوی کی مانند ہے۔ خلع کے معاملہ (یعنی زوجیت سے علیحدگی اختیار کرنے) میں اگر بیوی (خاوند سے) یہ کہے کہ "خَالِعْنِي" عَلَى مَهْرِي وَنَفَقَتِي (یعنی اپنا ادا کردہ مہر اور نفقہ واپس لے کر مجھے زوجیت سے علیحدہ کر دو) اور وہ ان الفاظ کے معنی نہیں جانتی تو اس کا یہ کہنا صحیح مانا جائے گا اور یہ مطالبہ خاوند تسلیم کر لے تو طلاق ہو جائے گی، لیکن اس کا مہر اور نفقہ ساقط نہ ہوگا۔

۱-۵ کنایہ کے الفاظ

واضح ہو کہ "کنایہ" (یا غیر صریح الفاظ) کے استعمال سے نکاح منعقد نہیں ہوتا تا آنکہ ان الفاظ سے نکاح کا ارادہ نہ ہو اور اس ارادے کا قرینہ بھی موجود ہو، اور گواہ اس کا مقصد سمجھتے ہوں۔ یا اگر قرینہ نہ ہو اور اعلان نکاح ہو جائے جس سے لوگ آگاہ ہو جائیں تب بھی نکاح ہو جانے گا۔

۱-۶ کنایہ کی قسمیں

کنایہ کے ایسے الفاظ کی جن سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے، چار قسمیں ہیں:

۱-۷ پہلی قسم

اوّل وہ الفاظ ہیں جن کے استعمال سے نکاح منعقد ہوتے ہیں حنفیہ کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ وہ الفاظ، ہبہ، صدقہ تملیک یا جعل ہیں، یعنی ... ، خیرات کرنا، مالک بنانا یا دیدینا۔ لہذا اگر عورت کہے کہ میں اپنا

Scanned with CamScanner

نفس تمہیں ہبہ کرتی ہوں اور اس سے مراد اس کی تزوجیت میں دینا ہو اور خاوند کہے کہ میں نے قبول کیا تو نکاح ہو گیا۔ اس طرح اگر یہ کہے کہ میں اپنے آپ کو تم پر صدقہ کرتی ہوں یا اپنی جان صدقہ کر دی یا اپنے نفس کا مالک تمہیں بنا دیا۔ یا کسی نے کہا کہ میں نے اپنی بیٹی ایک سو (مہر) میں تمہیں دے دی۔ ان تمام الفاظ سے (بشرط نیت عقد) نکاح ہو جائے گا۔

۸-۱- دوسری قسم

الفاظ کنایہ کی دوسری قسم وہ ہے جن کے استعمال سے نکاح کے منعقد ہونے میں اختلاف ہے، لیکن صحیح یہی ہے کہ ان سے بھی نکاح ہو جاتا ہے یہ الفاظ بیع و شراء (یعنی خرید و فروخت) ہیں۔ چنانچہ اگر کسی عورت نے کہا کہ میں نے اپنے نفس کو تمہارے ہاتھ اتنے میں فروخت کیا اور نیت نکاح کی تھی اور خاوند نے اسے قبول کر لیا تو نکاح درست ہو گیا۔ اسی طرح اگر کہا کہ میں نے بیس بوری گندم کے عوض جو ایک ماہ کے بعد لوں گی، خود کو آپ کے حوالہ کر دیا اور نیت نکاح کی تھی تو صحیح ہے۔ اگر کسی نے کہا کہ میں اس ایک ہزار کی رقم کے عوض جو آپ کی مرے ذمہ ہے، اپنی بیٹی کے لیے آپ سے معاملہ چکایا اور مراد اس سے (رقم واجب الادا کے مہر پر) نکاح کرنا اور خاوند نے کہا کہ میں نے قبول کر لیا تو نکاح ہو جائے گا۔ غرض خرید و فروخت، سلم صلح اور قرض سے بقول صحیح نکاح ہو جاتا ہے۔

۹-۱- تیسری قسم

تیسری قسم ایسے الفاظ کنائی کی ہے جن میں اختلاف ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ الفاظ سے عقد نہیں ہوتا۔ یہ الفاظ اجارہ (کرایہ) اور وصیت ہیں۔ اگر کسی عورت نے کہا کہ میں اپنی جان آپ کو کرائے پر دیتی ہوں یا کسی شخص نے یہ کہا کہ میں اپنے مرنے کے بعد اپنی بیٹی کے لئے آپ کے حق میں وصیت کرتا ہوں یا یوں کہا کہ میں اپنی بیٹی کے لیے فلاں شخص کے حق میں وصیت کرتا ہوں اور (اپنی موت کے بعد)، کے الفاظ نہیں کہے لیکن اس شخص نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو اس سے نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اگر یہ کہا کہ موت کے بعد میں قبول کرتا ہوں تو بدرجۂ اولی نہ ہوگا۔ اگر کہا کہ میں اپنی بیٹی کے نکاح کے لیے ایک ہزار کے عوض تمہارے حق میں اسی وقت یا فی الحال یا فوری طور پر وصیت کرتا ہوں تو درست ہے، اور مخاطب نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو یہ نکاح درست ہو گیا کیونکہ الفاظ عقد کے لیے یہ شرط ہے کہ اسی وقت مالک بنا دیا جائے اور نسائی وصیت کرنے یا موت کے بعد کی قید کے ساتھ وصیت کرنے سے بعد میں تملیک کا مفہوم نکلتا ہے۔ لہٰذا نکاح نہیں ہوتا۔

Scanned with CamScanner

۱۰-۱-۱ چوتھی قسم

چوتھی قسم کے الفاظ کنایہ وہ ہیں جن سے نکاح منعقد نہ ہونے میں اختلاف نہیں ہے۔ یہ الفاظ وہ ہیں جو مباح، حلال عاریت نہیں، استفادہ، اقالہ (تنسیخ معاملہ بیع) خلع کا مفہوم رکھتے ہیں۔ چنانچہ اگر کسی عورت نے کہا کہ میں نے اپنا نفس تمہارے لیے (مباح یا) حلال کر دیا یا عاریۃً دیدیا یا متمتع ہونے کی اجازت دے دی، یا کسی شخص نے کہا کہ میری بیٹی کے عوض فلاں مال کی تنسیخ بیع (یا تصفیۂ معاملہ) کر لو اور ان الفاظ سے مراد (اس کام کے عوض جس کو اقالہ کہتے ہیں) بیٹی کا نکاح کر دینا ہے تو درست نہ ہوگا۔

۱-۱۱ ایک نشست میں ایجاب وقبول

الفاظ نکاح کی دوسری شرط یہ ہے کہ ایجاب وقبول ایک ہی نشست میں (یا اسی جگہ) ہو۔ اگر عورت کہے کہ میں نے اپنا نفس تمہاری زوجیت میں دیدیا یا کسی شخص نے کہا کہ میں نے اپنی بیٹی تمہارے نکاح میں دے دی اور مخاطب قبول کرنے سے پہلے وہاں سے جانے کا تہیہ کرنے لگا اور بعد میں کہا کہ میں نے قبول کیا تو نکاح نہ ہوگا۔ اسی طرح اس صورت میں بھی جبکہ فریقین میں سے ایک شخص موجود نہ ہو اور عورت دو گواہوں کے سامنے کہے کہ میں نے اپنا عقد فلاں سے کیا اور وہ شخص وہاں موجود نہیں ہے لیکن جب اسے اس کا علم ہوا تو دو گواہوں کے سامنے اس نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو نکاح نہ ہوگا، کیونکہ عقد نکاح کے لیے شرط یہ ہے کہ ایجاب وقبول ایک ہی مجلس میں ہوں۔

یہ صورت حال اس کے خلاف ہے کہ کسی نے اپنا فرستادہ ایک عورت کے پاس بھیجا اور اس نے جا کر کہا کہ فلاں شخص نے میری معرفت تم سے یہ درخواست کی ہے کہ تم اپنی شادی اس شخص سے کر لو اور اس عورت نے کہا کہ میں قبول کرتی ہوں تو یہ نکاح ہو جائے گا کیونکہ ایجاب وقبول ایک ہی جگہ پر ہو گیا اگرچہ خاوند وہاں موجود نہ تھا۔ لیکن اگر اس عورت نے اس پیغام لانے والے کے سامنے کہنے پر ہی اسی وقت قبول نہیں کیا بلکہ اسی شخص نے کسی دوسری جگہ پھر اس پیغام کو دہرایا اور اب کی بار اس نے قبول کر لیا تو عقد نہ ہوگا کیونکہ جہاں تک اس کی پیغام رسانی کا تعلق تھا وہ پہلی بار کہنے سے ختم ہو گیا۔ (دوسری بار کا کہنا اس کا پیغام نہیں ہے)

اسی طرح اگر کسی شخص نے ایک عورت کے پاس تحریر بھیجی جس میں اس سے عقد کی درخواست تھی اور وہ خود اس شہر میں موجود نہ تھا لیکن گواہوں کی موجودگی میں اس عورت نے اس شخص کی تحریر کو پڑھا اور کہا کہ میں نے اپنے نفس کو اس کی زوجیت میں دیا تو نکاح منعقد ہو جائے گا۔ کیونکہ اس صورت میں ایجاب وقبول ایک ہی مجلس میں ہوا۔ یعنی وہ تحریر وہاں پر خاوند کی طرف سے بطور ایجاب (یا درخواست) کے ہے اور عورت کا یہ کہنا کہ میں نے زوجیت قبول کر لی، اس کی قبولیت ہے۔ یہاں تک

Scanned with CamScanner

کہ اگر عورت نے اسی جگہ پڑھنے کے بعد قبول نہ کیا بلکہ بعد میں کسی اور جگہ (گواہوں کی موجودگی میں) سے پڑھا اور وہیں قبول کر لیا تب بھی نکاح منعقد ہو جائے گا۔ کیونکہ جب کبھی وہ تحریر پڑھی گئی، خاوند کی طرف سے ایجاب متصور ہوگی۔ ہاں، اگر کسی عورت نے گواہوں کے سامنے یہ تو کہا کہ میں فلاں شخص کی زوجیت قبول کرتی ہوں لیکن تحریر اس کے سامنے نہیں پڑھی تو نکاح نہ ہوگا کیونکہ صحت نکاح کے لیے گواہوں کا اس تحریر کو سننا شرط ہے۔

اگر نکاح کی درخواست کرنے والا موجود ہے اور اس کے لیے مجلس عقد نکاح میں آنا ممکن ہے تو بہ ذریعہ تحریر نکاح درست نہ ہوگا۔

۱۲-۱- ایجاب وقبول کا عدم اختلاف

تیسری شرط یہ ہے کہ ایجاب وقبول مختلف نہ ہوں۔ چنانچہ اگر ایک شخص نے مثلاً کسی سے کہا کہ میں اپنی بیٹی کا عقد تمہارے ساتھ ایک ہزار مہر پر کرتا ہوں اور اس نے کہا کہ نکاح تو مجھے قبول ہے لیکن (اتنا) مہر قبول نہیں ہے۔ تو یہ نکاح منعقد نہ ہوگا۔ ہاں، اگر نکاح قبول کیا اور مہر کے بارے میں کچھ نہ کہا (یا خاموش رہا) تو عقد ہو جائے گا۔ لیکن اگر ایک عورت نے کسی مرد سے کہا کہ میں ایک ہزار مہر پر تم سے شادی کر رہی ہوں اور اس نے کہا کہ میں نے دو ہزار مہر قبول کر لئے تو نکاح درست ہوگا گو یہاں بھی ایجاب وقبول میں اختلاف ہے کیونکہ عورت کا ارادہ مہر کی زیادتی کی صورت میں پورا ہوتا ہے۔ لیکن خاوند پر یہ مزید مہر واجب الادا نہ ہوگا تا آنکہ اس نے اس مجلس میں یہ مہر قبول نہ کیا ہو۔ اگر مرد نے عورت سے کہا کہ ایک ہزار مہر پر تم میرے ساتھ نکاح کر لو۔ اور عورت نے کہا بلکہ پانچ سو ہی (قبول کرتی ہوں) تو نکاح درست ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ تو مطالبہ سے سبکدوش کرنا اور مطالبہ کا کسی کے ذمے سے ساقط کرنا ہے۔ بخلاف اس کے اگر زیادہ مہر کا مطالبہ کیا جائے تو اس صورت میں خاوند کا قبول کرنا لازمی ہے۔

۱۳-۱- الفاظ نکاح کا فریقین کا سن لینا

چوتھی شرط یہ ہے کہ الفاظِ نکاح فریقینِ عقد سن سکیں اور ضروری ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کے الفاظ کو سن لے۔ یہ سننا یا تو حقیقی معنوں میں ہو کہ دونوں موجود ہوں یا حکمی طور پر، جیسے غیر موجود شخص کی تحریر ہو کہ اس کا پڑھنا یہاں پر خطاب کرنے کی بجائے ہے۔

الفاظ نکاح کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ وہ لغت کے اعتبار سے صحیح ہوں بلکہ (اس بارے میں تحقیق یہ ہے کہ الفاظ کی شکل بدلی ہوئی ہو، تب بھی نکاح درست ہے۔ پس اگر کوئی عورت یا اس کا وکیل عام لوگوں میں سے جو ٹھیک طور سے زَوَّجْتُ (یعنی میں نے زوجیت میں لیا) کو صحیح طور پر ادا نہ کر سکے اور عورت کہے کہ

Scanned with CamScanner

زَوَّجْتُكَ بِنَفْسِي (اپنے نفس کے ساتھ تمہاری شادی کر دی) یا کوئی شخص کہے کہ زَوَّجْتُكَ بِنْتِي (میں نے اپنی بیٹی کے ساتھ تمہاری شادی کر دی) اس قسم کے غلط جملوں کے استعمال سے بھی عقد ہو جاتا ہے۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ الفاظ نکاح میں وقت متعین نہ کیا گیا ہو۔ لہٰذا اگر کسی شخص نے (ایک عورت سے) کہا کہ تم میرے ساتھ ایک مہینے کے لئے اتنے مہر پر شادی کر لو، اور وہ کہے کہ میں نے زوجیت میں جانا قبول کر لیا تو یہ عقد باطل ہو گا۔

۱۴-۱۔ فریقین نکاح کی شرائط

وہ شرائط جن کا تعلق فریقین نکاح یعنی خاوند اور بیوی سے ہے ان میں ایک شرط "عقل" ہے۔ یہ شرط نکاح کے منعقد ہونے کی ہے۔ لہٰذا کوئی مجنون شخص یا بچہ جس میں مطلق عقل نہ ہو، عقد کرے تو وہ عقد نہ ہو گا۔

ایک شرط بالغ اور آزاد ہونا ہے۔ یہ دونوں شرطیں عقد کے نافذ ہونے کی ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی ذی عقل لڑکا یا غلام عقد کرے تو ان کا کیا ہوا عقد تو ہو جائے گا لیکن وہ نکاح (لڑکے کے) ولی یا (غلام کے) آقا کی اجازت کے بغیر نافذ نہ ہو گا۔

ایک شرط یہ ہے کہ منکوحہ وہ ہو جس کے ساتھ نکاح ہو سکے۔ لہٰذا کسی مرد کے ساتھ نکاح نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اس عورت سے نکاح ہو سکتا ہے جو عدّت میں ہو یا کسی کی بیوی ہو۔

ایک شرط یہ ہے کہ زوجین (میاں بیوی) معلوم شخصیتیں ہوں۔ لہٰذا اگر کسی نے یہ کہا کہ میں اپنی بیٹی کا عقد نکاح کرتا ہوں اور اس کی دو بیٹیاں ہیں تو یہ نکاح درست نہ ہو گا۔ سوا اس صورت کے کہ ان میں سے ایک بیٹی شادی شدہ ہو تو یہ شادی اس کی متصور ہو گی جو غیر شادی شدہ ہے۔

اگر کسی کی بیٹی کا نام بعد میں تبدیل ہو گیا ہو، تو عقد کے وقت اس کے مشہور نام کا ذکر کیا جائے۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ اس کے دونوں نام بتائے جائیں تاکہ ابہام نہ رہے۔ اگر کسی کی ایک بیٹی ہے جس کا نام فاطمہ ہے اور اس کا نام (بوقت عقد) عائشہ لیا گیا تو نکاح درست نہ ہو گا۔

ایک شرط یہ ہے کہ نکاح کی نسبت عورت کے پورے وجود کی جانب کی جائے یا اس کے ایسے حصۂ جسم کی جانب کی جائے جس سے پورا وجود مراد لیا جاتا ہو مثلاً "رَأسُ" (سر) یا "رَقَبَۃ" (گردن) کہ اس سے پورا وجود مراد لیا جاتا ہے۔ لہٰذا اگر یوں کہا کہ آپ اپنی بیٹی کے ہاتھ یا پاؤں کے ساتھ میری شادی کر دیں تو بقول صحیح اس سے نکاح نہ ہو گا۔

۱۵-۱۔ گواہی سے متعلقہ شرائط

وہ شرائط جن کا تعلق شہادت سے ہے، ان میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ شہادت کا ہونا بذات خود نکاح

Scanned with CamScanner

کے صحیح ہونے کی ایک شرط ہے جو ضروری ہے۔ نکاح کے گواہوں کی کم سے کم تعداد دو ہے۔ لہٰذا ایک شخص کی گواہی سے نکاح درست نہ ہوگا۔ ان دونوں گواہوں کا مرد ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی بھی کافی ہے البتہ صرف عورتوں کی گواہی سے عقد درست نہ ہوگا۔ ان کے ساتھ کسی مرد کی گواہی ضروری ہے۔ گواہوں کے لئے یہ پابندی نہیں ہے کہ وہ حالت احرام میں نہ ہوں بلکہ احرام حج کی حالت میں بھی گواہی درست ہے۔

۱۶-۱- گواہوں کی پانچ شرائط

گواہوں کے لیے پانچ شرطیں ہیں۔

۱- عاقل ہونا

۲- بالغ ہونا

۳- آزاد ہونا

۴- مسلمان ہونا

۵- گواہ کا زوجین کی بات سن لینا۔

مسلمانوں کا نکاح ذمیوں کی گواہی سے منعقد نہ ہوگا۔ بجز اس صورت کے جبکہ عورت ذمیہ ہو اور مرد مسلمان ہو۔ ایسی صورت میں دو ذمیوں کی گواہی سے عقد نکاح ہو جائے گا خواہ وہ دونوں اس عورت کے ہم مذہب ہوں یا ان کا تعلق مختلف مذاہب سے ہو۔

اگر نکاح کے دونوں فریق مسلمان نہ ہوں تو ان کے لیے یہ شرط نہیں ہے کہ ان کے نکاح کے دونوں گواہ مسلمان ہوں یا مختلف مذہب رکھتے ہوں۔

نابینا اشخاص یا تہمت یا زنا کے جرم میں سزا یافتہ اشخاص کی شہادت سے بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے اگرچہ انہوں نے توبہ نہ کی ہو، یا بدکار ہوں۔ اسی طرح بیٹے کی شہادت سے بھی عقد ہو جاتا ہے۔ اگرچہ نکاح کے علاوہ اس کی گواہی باپ یا ماں کے حق میں تسلیم نہیں کی جاتی۔ پس ایک عورت کا عقد اس کے اپنے دو بیٹوں کی گواہی سے خواہ وہ حقیقی ہوں یا سوتیلے ہو جاتا ہے۔ (شہادت عقد کے باب میں) باپ کا بھی یہی حکم ہے۔ فرض نکاح (کی گواہی) کے لیے اصول اور فروع (یعنی اوپر اور نیچے دونوں طرف کے رشتہ داروں) کی گواہی درست ہے۔ ان لوگوں کی شہادت سے نکاح درست منعقد ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر نکاح ہی سے (انکار کیا جائے تو ان کی گواہی سے عقد ثابت نہ ہوگا۔ پس ان کی گواہی دینی ہر لحاظ سے بیوی کے حلال ہونے کے لیے تو کار آمد ہے، فیصل مقدمات کے لئے کار آمد نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

۱۷-۱-۱ نکاح کی دو حالتیں

نکاح کی دو حالتیں ہیں۔ ایک تو منعقد ہونے کی حالت۔ اس کے لیے اندھے، فاسق اور بیٹے یا باپ کی شہادت درست ہے۔ لیکن دوسری حالت انکار نکاح کی صورت میں اس بات کو ثابت کرنے کی ہے تو اس صورت میں ان لوگوں کی گواہی درست نہیں ہے۔ غرض نکاح کو ثابت کرنے کے لیے بھی اسی طرح کے گواہوں کی شرط ہے جس طرح کہ دیگر معاملات میں شرط ہے۔

شہادت سے تعلق رکھنے والی شرائط میں سے پانچویں شرط یہ ہے کہ گواہ زوجین کی بات سن لیں۔ لہٰذا اگر موجود افراد سو رہے ہوں اور انہوں نے فریقین عقد کی بات نہ سنی ہو تو ان کی گواہی درست نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner